

رکوع کی تسبیح نہیں پڑھی اور خاموش رہا، تو سجدہ سہو کا حکم

دارالافتاء اہلسنت
Darul Ifta AhleSunnat

تاریخ: 27-07-2022

ریفرنس نمبر: Nor-12315

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر کوئی شخص رکوع میں تسبیح پڑھنا بھول جائے اور تین یا پانچ مرتبہ تسبیح پڑھنے کی مقدار خاموش رہے، تو کیا اس صورت میں اس پر سجدہ سہو لازم ہوگا؟

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب بعون الملک الوہاب اللہم ہدایۃ الحق والصواب

رکوع میں تسبیح پڑھنا بھول جائیں اور خاموش رہیں، تو خاموش رہنے سے کسی رکن یا واجب کی ادائیگی میں تاخیر نہیں ہوتی، لہذا اس صورت میں سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا۔ نیز سوچنے کی وجہ سے رکوع کی تسبیح بھولنے سے سجدہ سہو واجب نہ ہونے کی درمتقی وغیرہ معتبر کتب فقہ میں صراحت بھی موجود ہے۔ یاد رہے! اگر کوئی شخص جان بوجھ کر رکوع کی تسبیح نہ پڑھے تب بھی اس کی نماز ہو جائے گی اور کوئی واجب تو ترک نہیں ہوگا، لیکن تسبیح پڑھنا جو سنت ہے، اس کو ترک کرنا پایا جائے گا۔ لہذا ایسی نماز کا دوبارہ پڑھنا مستحب ہوگا۔

ردالمحتار میں ہے: ”الاصل فی التفکر انہ ان منعه عن اداء رکن کقراءة آية او ثلاث اور رکوع او سجود او عن اداء واجب کالقعود یلزمہ السہو لاسئلزام ذلک ترک الواجب

وهوالاتيان بالرکن او الواجب فی محله وان لم یمنعه عن شیء من ذلك بان کان یودی الارکان ویتفکر لایلزمه السهو وقال بعض المشائخ ان منعه التفکر عن القراءة او عن التسبیح یجب علیه سجود السهو والافلا، فعلى هذا القول له شغله عن تسبیح الركوع وهو راکع مثلاً یلزمه السجود وعلى القول الاول لایلزمه وهو الاصح "سوچنے میں اصل یہ ہے کہ اگر یہ رکن کی ادائیگی سے مانع ہو، جیسے ایک یا تین آیتوں کی قراءت، یارکوع، سجود سے مانع ہو، یا پھر واجب کی ادائیگی سے مانع ہو، جیسے قعود تو سجدہ سہولازم ہوگا، اس لیے کہ یہ چیز ترک واجب کو لازم کرتی ہے اور وہ رکن یا واجب کو اس کے محل میں ادا کرنے کا واجب ہے، ہاں اگر سوچنا ان دونوں سے مانع نہ ہو اس طرح کہ وہ نمازی سوچتے ہوئے ارکان ادا کرے، تو سجدہ سہولازم نہیں ہوگا، جبکہ بعض مشائخ نے فرمایا کہ اگر سوچنا قراءت یا تسبیح سے مانع ہو، تو اس پر سجدہ سہو واجب ہوگا۔ اگر ان سے مانع نہ ہو، تو سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا، اس قول کی بنیاد پر اگر کوئی شخص رکوع کرتے ہوئے رکوع کی تسبیح بھول جاتا ہے، تو اس پر سجدہ سہو واجب ہوگا، جبکہ پہلے قول کی بنیاد پر اس صورت میں سجدہ سہولازم نہیں ہوگا، تسبیح بھولنے کی صورت میں سجدہ سہو واجب نہ ہونے کا قول اصح ہے۔

(ردالمحتار مع الدر المختار، جلد 2، صفحہ 677، مطبوعہ کوئٹہ)

در منتقى اور حاشیہ طحاوی علی الدر المختار میں ہے: "تفکر فی صلاتہ ان منعه عن اداء رکن كقراءة آية اور ركوع او سجود او اداء واجب كالقعود یلزمه السهو، وان لم یمنعه او منعه عن سنة كالتسبیح فی ركوعه لایلزمه هو الاصح" یعنی نماز میں سوچنے لگا، اگر سوچنا کسی رکن کے ادا کرنے سے مانع ہو، جیسے آیت کی قراءت یارکوع و سجود یا کسی واجب سے مانع ہو، جیسے قعود تو ان صورتوں میں سجدہ سہولازم ہوگا، اگر سوچنا رکن کی ادائیگی سے مانع نہیں ہو یا سنت سے مانع ہو جیسے رکوع کی تسبیح، تو

سجدہ سہولازم نہیں ہوگا۔ یہی قول اصح ہے۔

(درمنتقى مع مجمع الانهر، جلد 1، صفحہ 227، مطبوعہ کوئٹہ)

بحر الرائق میں ہے: ”لا يجب بترك السنة كالثناء والتعوز والتسمية وتكبيرات الركوع والسجود وتسيبجاتها“ یعنی سنت ترک کرنے سے سجدہ سہولازم نہیں ہوتا، جیسے ثناء، تعوز، تسمیہ، تکبیرات رکوع و سجدہ، اور ان دونوں کی تسیبجات ترک کرنے سے سجدہ سہولازم نہیں ہوگا۔

(بحر الرائق، جلد 2، صفحہ 174، مطبوعہ کوئٹہ)

در مختار میں ہے: ”ترك السنه لا يوجب فساداً ولا سهواً“ یعنی: سنت کا ترک کرنا نماز کو فاسد نہیں کرتا اور نہ ہی سجدہ سہولازم کرتا۔ (در مختار مع رد المحتار، جلد 2، صفحہ 207، مطبوعہ کوئٹہ) نماز کی سنتوں کے ترک پر اعادہ کے مستحب ہونے کے متعلق رد المحتار میں ہے: ”بل تندب اعادة الصلوة“ یعنی: خلاف سنت نماز کا اعادہ مستحب ہے۔

(رد المحتار مع الدر المختار، جلد 2، صفحہ 207، مطبوعہ کوئٹہ)

والله اعلم عز وجل ورسوله اعلم صلى الله تعالى عليه وآله وسلم

کتبہ
المتخصص في الفقه الاسلامي
فرحان احمد عطاري مدني



الجواب صحیح

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

27 ذوالحجہ 1443ھ / 27 جولائی 2022ء